

کاش ایسا ہوتا کہ تم زندگی کا خاتمہ فوراً قبول نہ کر لیتے، جو لین دین میں کھرے لوگوں کا شیوہ ہے، بلکہ فرشتے کو کچھ دن اور مستعار زندگی حوالے کر دینے کے لیے تقاضا کرنے دیتے۔

مرزا نے یہاں زندگی کو عام لین دین کے طریقے پر ڈھال لیا، جیسے کسی کے ذمے قرض ہو اور قرض خواہ تقاضا کرے تو مقروض عذر معذرت کر کر کے کچھ وقت گزار لے۔

۸۔ لغات۔ نیر: ضیاء الدین احمد خاں نیر، جو امین الدین احمد خاں والی لوہارو کے چھوٹے بھائی، بیگم غالب کے برادر عم زاد اور فارسی میں مرزا کے خلیفہ تھے۔

شرح: پہلے مصرع کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ عارف کو غالب سے نفرت تھی یا نیر سے ان کی لڑائی ہو گئی تھی۔ یہ محض دوسرے مصرع کے لیے ایک مناسب حال گنجائش پیدا کی گئی ہے۔ یعنی اگر بہ فرض محال مان بھی لیا جائے کہ مجھ سے تمہیں نفرت تھی، اس لیے منہ موڑ کر چل دیے یا نیر سے تمہاری لڑائی ہو گئی تھی، لہذا اس سے دُور چلے جانے کی تدبیر کر لی۔ ان انہونی باتوں کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو کم سے کم تمہارے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کا تو کوئی گناہ نہ تھا۔ نہ ان سے نفرت ہو سکتی تھی، نہ لڑائی کا کوئی امکان تھا۔ پھر ان کا تماشا کوئی دن اور کیوں نہ دیکھا۔

۹۔ شرح: تم نے اس دنیا میں بُرے بھلے پتیس سال تو گزار لیے۔ ان میں خوشی کے موقعے بھی آئے اور غم کے بھی۔ اے جوانی میں موت کا دافع دے جانے کے اسی طرح کچھ دن اور گزار کر لینا تھا۔

۱۰۔ شرح: جو لوگ کہتے ہیں کہ اے غالب! اب تک کیوں جی رہے ہو؟ اتنا بڑا صدمہ پیش آیا، اسے برداشت کر لیا اور مر نہ گئے؟ یہ نادانی اور نا سمجھی کی بات ہے۔ میری قسمت ہی میں یہ لکھا ہے کہ کچھ دن اور مرنے کی تمنا کروں۔